بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۱۷ رمضان ۱۳۹۱ھ، ۷ نبوت ۱۳۵۰ ہش، ۷ نومبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۵۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر شخص نماز تہجد کیلئے اُٹھنے کی کوشش کرے اور خدا کو ناراض کرنیوالی باتوں سے بچے

اپنے مقدور کے مطابق صدقات بھی دیتے رہو تاکہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تمہارے شامل حال رہے

"چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اُٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں۔ اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عاداتِ انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکسار اس کی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا۔ الخ یعنی خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں اور اُس دن سے ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔

قصہ مختصر دُعا سے، توبہ سے کام لو۔ اور صدقات دیتے رہو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔

اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اُسے بُرا معلوم نہ ہو۔ کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے۔ دل شکنی نہ کی جاوے۔ جماعت میں باہم جھگڑے فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بیجا فخر کر کے دُوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرم وُہی ہے جو متقی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۶ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۵ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

آج دوپہر کے قریب کچھ ضعف کی تکلیف ہوگئی تھی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

کل ۵ نبوت کو مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود ارشاد فرمایا جسکے بعد حضور کی ہدایت پر نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ (فاطر) کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مخلصانہ رنگ میں جو مال سرًّا اور اعلانیہ خرچ کیا جائے اسے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی تجارت قرار دیا ہے جس میں سراسر نفع ہی نفع ہے اور گھاٹے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، نہ اس دنیا میں اور نہ اخروی زندگی میں۔ جماعت کا مرکزی نظام غرباء کی مدد کے لئے جو خطیر رقوم خرچ کرتا ہے حضور نے اس کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ بھی بالخصوص ماہ رمضان میں انفرادی رنگ میں صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ دیں اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری عبدالعزیز خاں صاحب کاٹھ گڑھی کی آنکھیں ڈیڑھ ماہ سے دُکھ رہی ہیں علاج جاری ہے مگر افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

(عبدالکریم خاں شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ)

نُصرت جہاں ریزرو فنڈ

افریقہ کے ممالک میں اسلام کے حق میں انقلاب آرہا ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطاب میں فرمایا:-

"ہیلتھ سنٹروں کے علاوہ میں نے (افریقہ کے چھ ممالک میں) ۱۶ ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کا بھی وعدہ کیا تھا۔ یہ وعدہ پانچ سالوں میں پورا ہونا تھا۔ لیکن ڈیڑھ سال کے عرصہ میں نائیجیریا میں دو، گیمبیا میں ایک، سیرالیون میں ایک، اور غانا میں چار سکول کھل چکے ہیں۔ نائیجیریا میں اگلے سال تک دو مزید سکول قائم ہو جائیں گے۔"

نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کا ذکر فرمانے کے بعد حضور نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنا پورا زور لگاؤ۔ پھر جو کمی رہ جائے گی وہ میں پوری کر دوں گا۔"

اے مخلصینِ جماعت! اپنے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں زیادہ سے زیادہ رقوم ادا کیجئے۔ اور کمی پورا کرنے کے لئے اپنے ربّ کریم سے التجاء کیجئے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر، ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ نبوت ۱۳۵۰ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہؓ کی عدیم النظیر قربانیوں کا راز

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور اس کے افراد اللہ تعالیٰ کے وہ منتخب افراد ہیں جن کے کندھوں پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی ہے اور انہیں اس امر کا سزاوار ٹھہرایا ہے کہ غلبہ اسلام کے لئے جن قربانیوں کی ضرورت پیش آئے وہ یہ قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں تاکہ اِن قربانیوں کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہو اور اطراف و جوانبِ عالم میں مختلف قوموں اور ملکوں کے افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھنے میں فخر محسوس کرنے لگیں اور ہدایت کی راہ پہ گامزن ہو کر حقیقی فلاح سے ہمکنار ہوں۔

اس میں شک نہیں کہ یہ جماعتِ احمدیہ اور اس کے ایثار پیشہ افراد کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں اس آخری زمانہ میں اسلام کو دُنیا بھر میں سربلند اور غالب کرنے کی غرض سے قربانیاں پیش کرنے کے لئے چُنا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل جانی و مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ یہ اتنی بڑی خوش بختی اور خوش نصیبی ہے کہ اس پہ آنے والی نسلیں فخر کریں گی اور اغیار اس پہ رشک کا اظہار کئے بغیر نہ رہیں گے۔ اور آج بھی بہت ہیں جن کی زبانیں رشک کا اظہار کرتے نہیں تھکتیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں بہت سی تنظیمیں موجود ہیں جن کے اراکین اپنی اپنی تنظیموں کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے چندے دیتے اور اگر ضرورت پڑے تو جانیں تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ پھر جماعتِ احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد اور عام دنیوی تنظیموں کے اراکین کی قربانیوں میں کیا فرق ہے۔ وہ کیا مابہ الامتیاز امر ہے جو جماعتِ احمدیہ کی قربانیوں کو عام دُنیوی تنظیموں کی قربانیوں سے ممیّز و ممتاز کر دکھاتا ہے؟ یہ ایک نہایت اہم سوال ہے اور اس کے صحیح جواب کا ہر احمدی کے ذہن میں ہر آن مستحضر رہنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر اُسے اس رنگ میں قربانیوں کی توفیق نہیں مل سکتی کہ اس کی قربانیاں عام دنیوی تنظیموں کی قربانیوں سے ممیّز و ممتاز ہو سکیں۔

عام دنیوی تنظیمیں جن کی دنیا میں کمی نہیں ہے جو قربانی بھی کرتی ہیں دنیا کے ہمّ و غم کی خاطر کرتی ہیں۔ بر خلاف اس کے خدائی جماعتیں دنیوی اغراض کے ماتحت نہیں بلکہ اُخروی فلاح کی نیت سے قربانیاں پیش کرتی ہیں۔ اسی لئے قربانیاں پیش کرنے میں وہ جس معراج تک پہنچنے میں کامیاب ہوتی ہیں اُس تک عام دُنیوی تنظیموں کے لئے پہنچنا ممکن نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے جو عدیم النظیر قربانیاں پیش کیں وہ اسی لئے پیش کیں کہ ان کے پیشِ نظر صرف اور صرف اُخروی فلاح کا حصول تھا۔ قربانیاں پیش کرنے کا یہی وہ جذبہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی خداداد قوّتِ قدسیہ کی مدد سے اپنے متبعین میں پیدا کر دکھایا۔ اور اسی لئے آپ کی قائم کردہ جماعت کو آج کے دم تک اس رنگ میں قُربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے کہ جسے دیکھ کر دُنیا ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک انقلاب انگیز کارنامہ یہ ہے کہ آپؑ نے اپنی جماعت کے دلوں میں یہ امر اچھی طرح راسخ کر دیا کہ یہ دنیا اور اس کی زندگی اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتی، اصل اور دائمی زندگی وہی ہے جو مرنے کے بعد شروع ہوگی اور اُس دائمی زندگی کی خوشحالی کو ہی منتہائے مقصود بناکر ہم حقیقی فلاح سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ آپؑ نے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے میری جماعت خدا تمہارے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کیلئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دُنیا کچھ چیز نہیں۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دُنیا کیلئے ہے اور بد قسمت ہے وہ جس کا تمام ہمّ و غم دُنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اُس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱ بار دوم)

حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کیا کہ یہ دُنیا اور اس کی لذّات اور اسکی خوشیاں ان کی نگاہ میں یکسر ہیچ ہوگئیں۔ وہ دنیا سے منقطع ہو کر انابت الی اللہ کے وصف سے ایسے متصف ہوئے کہ ہمہ تن خدا ہی کے ہو گئے اور خدا کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنا ان کیلئے چنداں مشکل نہ رہا۔ وہ اس راہ میں ہر عزیز سے عزیز شئے کو قربان کرنے کیلئے تیار ہو گئے اور فی الحقیقت انہوں نے اسے قربان کر دکھایا۔ یہی وہ جذبہ ہے جو جماعتِ احمدیہ کی قربانیوں اور عام دنیوی تنظیموں کی قربانیوں میں مابہ الامتیاز اور واضح فرقان کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب تک یہ جذبہ اور اس کے ساتھ انقطاع الی اللہ کی یہ کیفیت ہم میں قائم رہے گی ہمیں اس رنگ میں قربانیوں کی توفیق ملتی چلی جائے گی کہ دنیا بھر میں اس لحاظ سے کوئی ہمارا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اور ہم برابر دنیا میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ اور اسلام دنیا میں غالب آتا چلا جائے گا۔

اللہ تعالےٰ نے ہمیں نعمتِ خلافت سے اسی لئے سرفراز فرمایا ہے کہ یہ جذبہ ہمارے اندر قائم و دائم رہے اور ہم خلیفۂ وقت کی قوّتِ قدسیہ سے فیضیاب ہو کر اپنے اس جذبہ کو ترقی دیتے چلے جائیں اور اس جذبہ کے زیرِ اثر ہمیں ایسا انقطاع الی اللہ حاصل ہو کہ اخروی فلاح کو اپنا مطمح نظر بناتے ہوئے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنا ہمارے لئے ہمیشہ ہی آسان بنا رہے۔ پس محض قربانی پیش کرنا اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک کہ وہ قربانی خدا تعالیٰ کی جناب میں مقبول نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی جناب میں قربانی وہی مقبول ہوتی ہے جو انقطاع الی اللہ کے رنگ میں محض اور محض اخروی فلاح کی نیّت سے کی جائے۔ اور جب فی الحقیقت دنیا اور اسکی لذّتوں سے دل سرد ہونے کے نتیجہ میں محض اُخروی زندگی کی فلاح مدِ نظر ہو تو پھر قربانی کے میدان میں مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ ہمیشہ آگے ہی آگے اُٹھتا ہے۔ اُسکی ہر اگلی قربانی پچھلی قربانی سے بڑھ کر ہوتی ہے نہ یہ کہ اُس سے کم یا اس کے برابر ہو۔

خواہ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات ہوں یا **تحریک جدید** اور وقفِ جدید کے بظاہر طوعی چندے یا دیگر مالی تحریکات میں حصہ لینے کا سوال ہمیں چاہیئے کہ ہم خالصۃً اُخروی فلاح کے جذبہ کے ماتحت ایسے والہانہ انداز میں لبیک کہیں کہ دُنیوی ضروریات جو اُخروی حیات کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتیں کبھی آڑے نہ آسکیں اور ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔

تمام گناہوں سے پاک و صاف کرنیوالا وضو

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اُسکے قصور اسکے جسم سے یہاں تک کہ اُس کے ناخنوں کے اندر سے بھی نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک مسلمان اور مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں دُھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں دُھل جاتی ہیں جو اُسکے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اسکی وہ تمام غلطیاں پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دُھل جاتی ہیں جس کا اُسکے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو یہاں تک کہ وہ تمام گناہوں سے پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے (بحوالہ مسلم کتاب الطہارۃ باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء)

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محض پانی سے ہاتھ پاؤں اور منہ دھونے کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ شرط یہ رکھی ہے کہ نماز سے قبل صحیح طریق پر اور اچھی طرح وضو کرنا ضروری ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وضو کرنے کا وہ صحیح طریق جس سے سارے گناہ دُھل جاتے ہیں کونسا ہے؟ سو جاننا چاہیئے کہ اس کے لئے محض پانی سے وضو کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ ایک مومن نماز سے قبل جس طرح پانی سے ظاہری طور پر وضو کرتا ہے اسی طرح وہ باطنی طور پر بھی وضو کرے۔ باطنی وضو سے کیا مراد ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسے ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دُعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔" (ازالہ اوہام صـ)

پس گناہوں سے پاک ہونے کیلئے محض ظاہری وضو ہی کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ اسکے ساتھ باطنی وضو بھی کیا جائے۔ اور باطنی وضو یہی ہے کہ انسان اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں اور تربیت اولاد

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی

مختلف افراد کی ایک سماجی یونٹ سے خاندان وجود میں آتا ہے۔ جس کی روح رواں ماں ہوتی ہے اور کسی ایک قومی یا ملکی تہذیب و معاشرت کے تابع مختلف خاندانوں سے معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ سادہ الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ معاشرہ مختلف خاندانوں سے تربیت پاتا ہے اور ہر خاندان کی انفرادی یونٹ کا انحصار ماں پہ ہوتا ہے۔ اگر کسی تہذیب و معاشرت میں خاندان انتشار اور زوال پذیر نظر آئیں تو یقین کر لیجئے کہ خود پورا معاشرہ انحلال کی طرف جا رہا ہے اور اخلاق و مذہب کی اقدار گرنے لگی ہیں۔

اس صورت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس تنزل و انتشار کا ذمہ دار کون ہے؟ اس تنزل اور انتشار کی ذمہ دار ماں ہوتی ہے جو خاندانوں بلکہ پورے معاشرہ کی روح رواں مانی گئی ہے اس کا دونوں خاندانوں اور معاشرہ میں بنیادی کردار کی اہمیت رکھتا ہے۔

ماضی کی سماجی تاریخ کی ورق گردانی کیجئے تو پتہ چلتا ہے کہ مختلف ادوار میں معاشرہ میں خاندان کی باگ ڈور دو مختلف ہاتھوں میں رہی۔ بعض کبھی پورے طور پر شوہر کے ہاتھ میں رہی اور کبھی بیوی کے ہاتھ میں اور یہ دونوں صورتیں قابل اعتراض تھیں اور معاشرہ کی جڑوں میں پانی پھیرنے کی مترادف تھیں اس لئے کہ یہ انتہا کی خبر دیتی تھیں اور اسی سے معاشرہ مختلف کمزوریوں کا شکار بنا رہا۔

لیکن ماضی کی اس تاریخ کی ورق گردانی سے ہم ایک ایسے دور سے روشناس ہوتے ہیں جسے اسلامی دور کہا جاتا ہے اس دور میں خاندان اور معاشرہ کی حیثیت اک امتیازی شان لئے ہوئے نظر آتی ہے کیونکہ یہ دو انتہائی راستوں کے بیچ میں میانہ روی کا اور فطری راستہ ہے جسے معاشرتی پاکیزگی اور انسانی عظمت کے لئے اسلام نے رائج کیا۔

اسلام نے معاشرہ اور خاندان کی سلامتی کے لئے مرد و عورت دونوں کو مساوی طور پر ذمہ دار ٹھہرایا ہے اس نے معاشرہ کی مکمل باگ ڈور نہ مرد کے ہاتھ میں دی نہ عورت کے ہاتھ میں۔ بلکہ اس نے دونوں کی فطری اور جسمانی ساخت کے مطابق ایک کو اندرون خانہ کی ذمہ داری سونپی اور دوسرے کو باہر کی۔

اسلام کی یہ تقسیم کار نہایت اعلیٰ اور عین انسانی فطرت کے مطابق ہے؟ یہ تقسیم فرد کی ضرورتوں کو پورا کرتی اور معاشرہ کے اجتماعی تقاضوں کو بھی پورا کرتی ہے۔

جب تک اجتماعی قومی زندگی اس ڈگر پر چلتی رہی مسلمان قوم ہر لحاظ سے ترقی کی شاہراہوں پہ آگے ہی آگے بڑھتی چلی گئی لیکن! جب اور جونہی قوم نے اس تقسیم کار کے احترام کو چھوڑا یہ قوم تنزل کی تاریک ذلت اور عمیق گھاٹیوں سے ٹکرانے لگی۔

اور آج یہ حالت ہے کہ خاندان کی باگ ڈور نہ مرد کے ہاتھ میں ہے نہ عورت کے ہاتھ میں۔ تمام کا تمام معاشرہ بے لگام اور ابتر بے مہار نظر آرہا ہے۔

آج افراد خاندان کی یہ حالت ہے کہ نہ انہیں سماجی استحکام حاصل ہے نہ نفسیاتی اور جذباتی سکون میسر۔ ہر طرف پریشانی کا دور دورہ ہے۔

اس حد تک کہ شادی کے بندھن خونی رشتے اور وراثت کی کڑیاں سب کے سب اپنا تقدس کھو بیٹھے ہیں درحقیقت بات یہ ہے کہ دراصل یہی وہ خوبصورت عناصر تھے جو کہ تہذیب و معاشرت کی تشکیل کرتے تھے۔

اعتدال اور میانہ روی وہ اسلامی اسلامی اصول ہیں جنہیں اپنا کر سماجی استحکام پیدا ہوتا ہے اور انفرادی اور مجموعی طور پہ احترام و وقار حاصل ہوتا ہے سماجی استحکام سے ہی انسان حقیقی خوشیوں اور سکون سے آشنا ہو سکتا ہے۔ لیکن! اس کے برعکس کوئی قدم یقیناً انسان کی تباہی کی دلیل ہے ہمارے آج کے معاشرے کا یہی حال ہے۔ اسلامی تہذیب میں عورت کا صحیح مقام اس کا گھر ہے اور خاندان و قبیلہ کی دیکھ بھال اس کا فرض اولین ہے۔ بچوں کی پرورش و تربیت اس کے ذمہ ہے وہ انہیں معاشرہ کے مفید افراد اور قوم کی قیمتی متاع بناتی ہیں اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ بیوی اور ماں کے روپ میں عورت ہی دراصل اپنے خاندان کی ضروریات کو پورا کرنے والی ہوتی ہے اور پھر یہ عورت ہی ہے جو گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ لیکن آج کے مصنوعی معیار زندگی نے پوری اسلامی تہذیب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے نہ مرد اپنے مقام پر نظر آرہا ہے نہ عورت چہار سو انتشار اور افراتفری کی فضا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری آج کی خواتین جو اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے عاری ہو چکی ہیں انہیں اگر ان کی کسی کمزوری کی طرف توجہ دلائی جائے تو اپنی اس کمزوری پہ پردہ پوشی کے لئے مختلف قسم کی عذر تراشیوں سے کام لینے کی کوشش کرنے لگتی ہیں اور وہ اس کوشش میں اس خیال سے بے نیاز ہو جاتی ہیں کہ جو عذر و معذرت انہوں نے اختیار کی ہے وہی عذر و معذرت بذات خود ان کی کمزوری کی اک ٹھوس دلیل بن رہی ہے اس قسم کا رویہ ایک مومن مرد اور ایک مومن خاتون کے شایان شان نہیں۔

ہمارے مرکز میں ہر سال تعلیم القرآن کلاس ایک ماہ کے لئے لگائی جاتی ہے اس میں ہر جگہ سے ہماری بچیاں تعلیم و تربیت کے لئے آتی ہیں اور اس ایک ماہ کی درس و تدریس سے حسب توفیق استفادہ حاصل کرتی ہیں۔

آنیوالی بچیوں کی عمریں ایسی ہوتی ہیں جنہوں نے اپنے گارڈین کے ماحول اور انکی زیر تربیت کم و بیش ۱۵ سال کا طویل عرصہ گذارا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ وہ اسی عرصہ میں اپنے ماحول کے رنگ سے پوری طرح رنگین ہو چکی ہوتی ہیں یہ ایک ایسی عمر ہوتی ہے جس میں بچہ کو نابلد اور ناسمجھ نہیں کہا جا سکتا اگر وہ بچی کوئی کمزوری دکھاتی ہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری اسکے اپنے ماحول اور اپنے مربیوں پر ہی عائد ہوتی ہیں کیونکہ مرکز میں تو صرف ایک مہینہ کے لئے کلاس لگتی ہے۔ جہاں تعلیم و تربیت کا انتظام بفضلہ تعالیٰ اس قدر تسلی بخش اور قابل تعریف ہوتا ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں اس کی مثال نظر نہیں آتی۔

اس درس و تدریس پر متعین تمام کی تمام شخصیتیں نہایت باوقار اور قابل احترام ہیں۔ جو اس شدت کی گرمی میں باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے۔ اپنے آرام و سکون سے بے نیاز ہو کر اپنا قیمتی وقت ان قوم کے بچوں کے لئے وقف کرتی ہیں کس لئے؟ صرف قوم کے بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے اگر تمام تر قربانیوں کے صلہ میں چند کلمات تحسین تشکر یہ کہے ہو جائے تو کیا اچھا تھا؟

تعلیم القرآن کلاس کی درس و تدریس کے دوران تمام مہینہ محترمہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ بذات خود ان بچیوں کے ساتھ رہتی ہیں

تمام وقت بچیاں آپ کی نگرانی میں پڑھتی ہیں۔ جہاں بچیوں کے قیام و طعام کا انتظام ہوتا ہے وہاں بھی بحیثیت ذمہ دار خواتین ان کی نگرانی کے لئے مقرر ہوتی ہیں۔ مغرب عشاء کی نمازوں میں بھی سیدہ صدر صاحبہ مرکزیہ ان کے ساتھ ہوتی ہیں یہاں تک کہ آپ مغرب کا کھانا بھی ان بچیوں کے ساتھ ہی اکثر کھاتی ہیں۔

نہ صرف یہی بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ جب مہینے کے بعد یہ کلاس ختم ہوتی ہے تو محترمہ سیدہ صدر صاحبہ مرکزیہ اکثر و بیشتر ان آنے والی بچیوں کو خود الوداع کرنے بھی جاتی ہیں۔

میری عزیز بچیو! مرکز اک ایسی جگہ ہے جو دنیاوی دلچسپیوں سے یکسر خالی ہے یعنی اس میں دوسری جگہوں کی طرح نہ تو سینما ہال ہیں نہ کوئی کلب نہ پارک نہ اس قسم کی کوئی اور دوسری خرافات اس میں صرف اور صرف درس و تدریس کے ادارے ہیں یا مختلف شعبوں کے دفاتر یا پھر وہ مساجد ہیں جن کے میناروں سے پانچ وقت اللہ اکبر کی روح پرور صدائیں بلند ہوتی ہیں اور پھر یہ مرکز ہی اک ایسی جگہ ہے جہاں ہر صبح اللہ اکبر کی حسین صدا کے بعد ہر محلے کے بچوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے زعیم کی معیت میں درود شریف کے خوبصورت ترانے الاپتے ہوئے اپنی اپنی مساجد کی طرف جوق در جوق رواں دواں نظر آتے ہیں اور پھر یہ مرکز ہی اک ایسی جگہ ہے جہاں بفضلہ تعالیٰ بڑے اہتمام کے ساتھ ہر صبح گھر گھر سے تلاوت قرآن کی آوازیں سنائی دے رہی ہوتی ہیں

میری عزیزو! مرکز کے مشاغل تو رات دن یہی ہیں یہاں آکر راہ راست سے بھٹکنے والے صرف وہی ہو سکتے ہیں جن کی اپنی فطرت میں کوئی بنیادی خامی ہو۔

یاد رہے اعلیٰ اور معیاری تربیت یافتہ کے لئے تو صحبت صالحین بھی نور علیٰ نور کا حکم رکھتی ہے اس قسم کی کمزوریوں کا برسرعام ہونا محض اپنی بیماری کوتاہیوں کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔

اسلامی نقطہ نگاہ سے ہمارا ہر ایک گھر اپنی اپنی جگہ الگ ایک دنیا ہے جو دو نظام میں منقسم ہوتا ہے۔ یعنی اندرونی نظام اور بیرونی نظام۔ اندرونی نظام کی تمام تر ذمہ داری عورت پر عائد ہوتی ہے یہ عورت ہی ہے جو اپنے ماحول کو جنت بھی بناتی ہے اور دوزخ بھی اور یہ کہتے ہوئے سر ندامت سے جھک جاتا ہے کہ گھر خاندان اور معاشرہ کے تنزل و زوال کی ذمہ دار بہت بڑی حد تک ہم خواتین ہی ہیں۔

موجودہ دور میں امت مسلمہ کی اس دینی و اخلاقی تمدنی و معاشرتی اور معاشی و سیاسی زبوں حالی کا رونا ہر خاص و عام رو رہا ہے۔ یہ خوفناک مذہبی و اخلاقی زوال قوم و ملک کے حساس اور درد مند طبقہ کے لئے موضوع بحث بنے ہوئے ہیں اور وہ سر توڑ جدوجہد کر رہے ہیں کہ کس طرح بنی نوع انسان کو اس سیلاب سے بچائیں۔ اور اس راہ میں جہاد کرنے والے بانگ دہل مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ انہیں اس مذہبی و اخلاقی تنزل کا بظاہر کوئی علاج نظر نہیں آرہا۔

تقریباً دو سو سال کی سامراجی غلامی کے بعد ہمیں کہیں جاکر نجات ملی تھی۔ یہ نجات ہماری جسمانی نجات تھی اور ذہنی نجات تھی۔ اس آزادی کو حاصل کئے ہوئے بھی ۲۴ سال ہونے کو آئے کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ہم لوگ واقعی حقیقی معنوں میں آزاد اسلامی ملک کے رہنے والے ہیں۔ ہم بے شک جسمانی طور پر ضرور آزاد ہیں لیکن ذہنی طور پر قطعاً آزاد نہیں۔ ہم ذہنی طور پر اس وقت آزاد سمجھے جائیں گے جب ہمارا پورا معاشرہ اسلامی نظریہ حیات اور اسلامی تہذیب کو اپنائے گا اور اسلامی معاشرت جزو زندگی بنے گی۔

دکھ تو اس بات کا ہے کہ اس ۲۴ سال کے طویل عرصے میں اسلامی معاشرت کو اپنا کر بھی ہم روحانی سکون نہیں پا سکے۔

ہمارا ماضی اور ہمارا حال دونوں ہی قابل فکر ہیں جن میں اعلیٰ اخلاق و کردار کا جنازہ برسرعام نکل رہا ہے۔

میری عزیزو! ہم نے جان و مال و عزت کی قربانی دے کر اپنے لئے یہ اسلامی گھر بنایا تھا۔ جسے ہم خود بھی مغرب کی تقلید میں اب خدانخواستہ برباد کرنے کی فکر میں ہیں۔ کون دنیا میں ایسا عقلمند ہوگا جو اپنے گھر کی اس طرح زبوں حالی دیکھے اور اسے اس کا احساس نہ ہو۔ اسلام تو نام ہے دوسروں کو آرام پہنچانے اور دوسروں کے دکھ درد کو آرام و راحت سے بدلنے کا اسلام یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ ہم مغربی تہذیب سے مرعوب ہو کر اپنی اسلامی تہذیب کا منہ چڑانے لگیں۔

اسلامی تہذیب اسلامی معاشرہ کی ماؤں سے ان کی اولادوں کی تربیت عین اسلامی نقطہ نظر کے مطابق چاہتی اور اس کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اور یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ نئے دور کے بہت بڑی ذمہ داری ہمیں اس ماں پر عاید ہوتی ہے کیونکہ۔ اس لئے کہ بچے کی پہلی مربی ماں ہی ہوتی ہے بچہ جو کچھ ماں کو اور اپنے ماحول کو کرتے دیکھتا ہے اس کا اثر لے لیتا ہے اگر مائیں اپنے پہلے بچے کی تربیت پر صحت نیت کے ساتھ کماحقہ توجہ دیں۔ تو دوسرے بچے پہلے کے نقش کو قبول کریں گے۔ اور وہ اس کے رنگ میں رنگین ہونگے۔ اور یہ تو جب ہی ہو سکتا ہے جب مائیں صحیح طور پر اپنے مقام کو سمجھیں اپنے مقام کو پہچانیں۔ اور اپنے ان فرائض کی نگہداشت کریں جو اسلامی نقطہ نگاہ سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔ امت مسلمہ جب تک اسلامی نظریہ اور اسلامی تعلیم پر عمل درآمد کرتی رہی یہ معزز و محترم رہی۔ یہ عروج و کمال کی انتہائی بلندیوں پر پرواز کرتی رہی اور زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی حیثیت امتیازی شان کی حامل رہی۔

مغربی معاشرے کی اندھا دھند تقلید میں عورت اپنے حقیقی مقام کو چھوڑ کر باہر نکل آئی جس کی وجہ سے مغربی ممالک کے حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہے ان کی گھریلو زندگی تلخ ہے روحانی جسمانی اور ذہنی سکون واطمینان بالکل ختم ہے

میری عزیزو آج بھی اگر مرد اور عورت دونوں اسلامی نظریہ اور اسلامی تقسیم کار کا سختی سے التزام کریں اور اپنے اپنے انفرادی طور پر عاید شدہ فرائض کا حسب سابق اہتمام کر لیں تو یہ تہذیب ج اخلاق اور دین و مذہب کی ڈولتی ڈگمگاتی نیّا ڈوبنے سے بچ سکتی ہے

اسلامی تہذیب کے تنزل کے متعلق ایک حدیث میں ہے کہ قیامت سے پہلے ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں سال مہینوں اور مہینے ہفتوں کی رفتار سے گزریں گے۔ آج ہم میں سے ہر ایک اس کا مشاہدہ پورے طور پر کر رہا ہے اسلامی تہذیب و معاشرہ اس تیزی سے تنزل کی طرف بڑھ رہا ہے کہ صدیوں کی مسافت مہینوں اور دنوں میں ختم ہو رہی ہے۔ جس انقلاب کے وجود میں آنے کے لئے ان گنت صدیاں چاہیئے تھیں۔ وہ انقلاب پلک جھپکنے میں رونما ہو رہا ہے۔

میری عزیزو! باوجود ان تمام حقائق کے ہم خدا کے فضل سے مایوس نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمیں اس خدائے قادر پر اور اس خدائے قادر کی کتاب و فرمان پر اور اس کے تمام مرسلین پر پورا یقین و ایمان ہے۔ جس نے آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احیائے اسلام اور اس صدی کی زبوں حالی کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ قرآن و حدیث کے مطابق یہی وہ آخری زمانہ ہے جس کے متعلق آج سے سینکڑوں سال پہلے بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے انہیں متنبہ کیا گیا تھا کہ اس زمانہ میں دجال کا فتنہ ظاہر ہوگا۔ عیسائیت غالب آئے گی اسلام ظاہری طور پر مغلوب ہو جائے گا مسلمان دین کو چھوڑ دیں گے اور دوسری اقوام کے رسم و رواج کو اختیار کریں گے۔ اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل مظہر ظاہر ہوگا۔ اور اس زمانہ کی اصلاح کرے گا اسلام کی حکومت اور اسلام کی تعلیم کو قائم کرے گا اور دنیا دار لوگوں کو دیندار بنائے گا۔ سو میری عزیزو! ہم ان بشارات کی وجہ سے موجودہ قابل فکر تنزل و انحطاط سے مایوس نہیں ہیں۔

اس تیرہ و تار تنزل کی تاریکیوں میں بھی ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ لیکن بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے ہادی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں۔ آپ کی بتائی ہوئی تعلیم پر کما حقہ عمل کریں۔

آپ کی بتائی ہوئی تعلیم اور آپ کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر ہم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ کبھی سکون و اطمینان کا سانس نہیں لے سکتے صرف بیعت کر لینے اور بیعت کے چند الفاظ دہرا لینے سے کچھ نہیں ہوتا اصل چیز حضور کے احکام و ارشادات پر صحیح معنوں میں عمل کرنا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو سچا احمدی مسلمان بنائے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے مقام اور اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور وقت کے اس اہم تقاضے کو احسن طور پر پورا کرنے والی بنے۔ اللھم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فدیۃ الصیام اور خدمت درویشاں

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہے خوش نصیبوں کو پھر ایک مرتبہ اس بابرکت مہینہ میں ارشاد خداوندی کے تحت روزہ رکھنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے اور وہ اپنے آقا کو راضی کرنے کے لئے مجاہدہ کر رہے ہیں

جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سارا ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے شریعت اسلامیہ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے ایام میں پورا کر لیں اور اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے کشائش سے نوازا ہے تو وہ ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیۃ الصیام بھی دیتے رہیں اور ایسے ذی ثروت اصحاب جو روزہ رکھتے ہوئے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں تو یہ فمن تطوع خیراً فھو خیرٌ لہ ان کے لئے مزید ثواب کا موجب ہوگا۔ ایسے اصحاب جو فدیہ کی رقم (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) دینا چاہیں وہ ناظر خدمت درویشان کے نام جلد بھجوا دیں تاکہ نقدی رقم مستحق اصحاب تک بروقت پہنچ سکے۔

(ناظر خدمت درویشان ربوہ)

فوری ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں تعلیم القرآن کے لئے ایک مولوی فاضل کی ضرورت ہے۔ ماہوار تنخواہ ۱۲۵/ روپیہ ہوگی۔ خواہشمند دوست اپنی درخواستیں چیئرمین گورننگ باڈی تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے نام ایک ہفتہ کے اندر اندر ارسال فرما دیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال نو تحریک جدید کی بعض خصوصیات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ر اخاءت ۱۳۵۰ہش (۲۹ اکتوبر) میں تحریک جدید کے مالی جہاد کے ضمن میں جو ہدایات فرمائی ہیں ان کی روشنی میں سال نو تحریک جدید میں جماعت کو حسب ذیل خصوصیات رونما کرنی ضروری ہیں

۱۔ وعدہ جات کا ٹارگٹ برائے جماعت ہائے پاکستان بقدر ۹،۰۰،۰۰۰ ۷ روپیہ بہرحال حاصل کیا جائے۔

۲۔ اس غرض کے لئے مجموعی اضافہ ۳۳ فی صد عمل میں لایا جائے۔

۳۔ وصولی کو جلد از جلد سو فیصد تک پہنچایا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہر جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

اگرچہ ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ آچکا ہے اس لئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم جلد مرکز میں ارسال فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا کرے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ذرا سوچئے تو!

۱۔ کیا آپ بیکار ہیں

۲۔ کیا آپ ملازمت کی تلاش میں ہیں۔

۳۔ کیا آپ اچھے مستقبل کے لئے کوشاں ہیں

اگر ایسا ہے تو!

★ ہم آپ کو بیکاری سے نجات دلا سکتے ہیں

★ ملازمت کی تلاش میں مدد دے سکتے ہیں

★ اچھے مستقبل کی طرف راہنمائی کر سکتے ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ آف کامرس

★ آپ کی بہتری کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

★ داخل ہو کر اپنا اور اپنی قوم کا مستقبل سنواریئے

★ داخلہ جاری ہے

★ فیس داخلہ ۱/

فیس شارٹ ہینڈ ۵/ ماہانہ

ٹائپ رائٹنگ ۵/ ماہانہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم ومحترم مرزا عبدالرشید صاحب بعارضہ خرابی جگر و معدہ بیمار ہیں اور بغرض علاج راولپنڈی ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے انکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (منشی سردار محمد کاتب دارالیمن ربوہ)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۷۱ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے انہیں تاریخ تقرری سے -/۹۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ سیکھنا ضروری ہوگا۔ جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا اور ٹائپ کے امتحان میں بھی کامیاب ہو گئے تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۲۲۰-۶-۱۶۰/EB-۵-۱۳۰/EB-۴-۹۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجویٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہو انہیں ابتدائی تنخواہ -/۱۱۵ روپے ماہوار اور گریڈ ۱۱۵-۵-۱۳۰/۶-۱۶۰/۸-۲۲۰/۱۰-۲۶۰ دیا جا سکے گا۔ درخواست میں درج ذیل کوائف درج کئے جائیں نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

۱۔ نام امیدوار مع مکمل پتہ

۲۔ ولدیت

۳۔ تعلیمی قابلیت

۴۔ تاریخ پیدائش مع حوالہ سند

۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو

۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ

۷۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد/زعیم خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ:۔

تاریخ امتحان ۲۷ر نبوت ۱۳۵۰ہش (۲۷ر نومبر ۱۹۷۱ء) صبح ۸½ بجے

۲:۔ انٹرویو: ۲۸ر نبوت ۱۳۵۰ہش (۲۸ر نومبر ۱۹۷۱ء) صبح ۱۰ بجے نظارت بیت المال میں ہوگا۔

المعلن:۔ سیکرٹری کمیشن صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

خدام الاحمدیہ کا سال ۳۱ر اخاء ۱۳۵۰ہش کو ختم ہوگیا ہے جن قائدین نے اپنی جس جس ماہ کی رپورٹ کارگزاری نہیں بھجوائی توجہ فرما کر رپورٹیں جلد مرکز میں ارسال کریں اور آئندہ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک رپورٹیں باقاعدگی سے مرکز میں بھجوایا کریں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۵ر ۱۱ر ۷۱ یوم پیر بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں کم از کم معیار بھرتی۔ قد ۵ فٹ ۴ انچ وزن ۱۰۷ پونڈ۔ چھاتی ۳۲ - تعلیم ۸ جماعت عمر ۱۷ سے ۲۰ سال (نظارت امور عامہ ربوہ)

سابق جج ہائیکورٹ
محترم شیخ بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں
سرمہ حمید
بھی آنکھوں کے لئے نعمت ہے سرمہ حمید جب سے استعمال کرنا شروع کیا ہے آنکھوں میں چبھن نہیں رہی اور خاصا سکون میسر آگیا ہے (چھوٹی شیشی ۵ پیسہ بڑی کی سوا)
المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

زدجام عشق اعصاب اور پٹھوں کیلئے لاجواب ٹانک نیز جسمانی طاقت کیلئے بے مثال ہے ایک ماہ کورس گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزے دکھ سے بچنے گناہوں سے محفوظ رہنے اور لقاءِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں

رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور رحمتیں لے کر آتا ہے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"جب تک تواتر اور تسلسل نہ ہو صحیح مشق نہیں ہو سکتی۔ ہر مہینہ میں اگر ایک دو دن کا روزہ رکھ دیا جاتا تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک وقت کے کھانے میں تو بعض اوقات سیر وغیرہ کے باعث بھی دیر ہو جاتی ہے یا بعض اوقات اور مصروفیتوں کے باعث بھی کھانا نہیں کھایا جا سکتا مگر کیا اس سے بھوک اور پیاس کو برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے؟ حکومت بھی فوجیوں سے متواتر مشق کراتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہر مہینہ میں ایک دو دن اُن کی مشق کے لئے رکھ دے۔ غرض جو کام کبھی کبھی کیا جائے اُس سے مشق نہیں ہو سکتی۔ مشق کے لئے مسلسل کام کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پورے ایک ماہ کے روزے مقرر فرما دیئے تا کہ مومنوں کو خدا تعالیٰ کے لئے بھوکا پیاسا رہنے اور رات کو عبادت کے لئے اٹھنے اور دن کو ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کی عادت ہو اور ان کی روحانی صلاحیتیں ترقی کریں۔

غرض رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لے کر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے اُن سے حصّہ لے سکتا ہے۔ صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازہ پر چلا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے بعد ایک عورت کو دیکھا کہ وہ پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر پھر رہی تھی۔ اُسے جو بچہ بھی نظر آتا وہ اسے اٹھا کر اپنے گلے سے لگا لیتی اور پیار کر کے چھوڑ دیتی۔ آخر اسی طرح تلاش کرتے کرتے اُسے اپنا بچہ مل گیا اور وہ اسے لے کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا اس عورت کو اپنا بچہ ملنے سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی اللہ تعالیٰ کو اپنے گمشدہ بندہ کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔ سو اُس رحیم و کریم ہستی سے تعلق پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہو سکتی ہے اور ہر لحظہ قبولیت دعا کا لمحہ بن سکتا ہے۔ اگر دیر ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی اس کے احسانات میں سے ہی ہے کہ اس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا۔ تا کہ وہ لوگ جو خود نہیں اُٹھ سکتے اُن کو ایک نظام کے ماتحت اُٹھنے کی عادت ہو جائے۔ اور ان کی غفلتیں ان کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔

پس یاد رکھو کہ روزے کوئی مصیبت نہیں ہیں اگر یہ کوئی دکھ کی چیز ہوتی تو انسان کہہ سکتا تھا کہ میں دکھ میں کیوں پڑوں لیکن جبکہ اوپر بتایا جا چکا ہے روزے دکھوں سے بچانے اور گناہوں سے محفوظ رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی لقاء کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور گو بظاہر یہ ہلاکت کا باعث معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ انسان فاقہ کرتا ہے جاگتا ہے۔ بے وقت کھانا کھاتا ہے جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے اور پھر ساتھ ہی اس کے یہ احکام بھی ہیں کہ صدقہ و خیرات زیادہ کرو اور غرباء کی پرورش کا خیال رکھو مگر یہی قربانیاں ہیں جو اسے خدا تعالیٰ کا محبوب بناتی ہیں۔ اور یہی قربانیاں ہیں جو قومی ترقی کا موجب بنتی ہیں۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۸۲، ۳۸۳)

درخواست دعا

محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کے صاحبزادے میاں حمید اختر صاحب کی حالت اپریشن کے بعد بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں لیکن بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔

امراء کرام و صدر اصحاب سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے جدوجہد تیز کر دی جائے۔ اور کوشش فرمائی جائے کہ ہر جماعت کے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ جلسہ سالانہ سے قبل سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے۔ جس کی شرح ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ اور سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان

روزنامہ الفضل کے لئے اسسٹنٹ ایڈیٹر کی ایک آسامی خالی ہے۔ امیدوار گریجویٹ ہو اور سلسلہ کی تاریخ سے واقف ہو یا گریجویٹ اور مولوی فاضل ہو۔ ایسے امیدوار اپنی درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے ۱۵ نومبر ۱۹۷۱ء تک نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا دیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پاکستان کا اعلیٰ سرکاری وفد پیکنگ (چین) پہنچ گیا

بھٹو صدر یحیٰی کے خاص نمائندے کی حیثیت سے وفد کی قیادت کریں گے

اسلام آباد ۶ نومبر۔ پاکستان کی بحری، بری اور فضائی افواج کے نمائندوں اور دفتر خارجہ کے اعلیٰ افسروں پر مشتمل ایک وفد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو چیئرمین پیپلز پارٹی کی قیادت میں پیکنگ روانہ ہو گیا ہے یہ وفد چین کے اعلیٰ حکام کے ساتھ جن میں وزیراعظم چو این لائی بھی شامل ہیں باہمی دلچسپی کے معاملات پر صلاح و مشورہ کرے گا۔ پاکستانی وفد چینی حکومت کی دعوت پر صدر پاکستان نے بھیجا ہے۔ مسٹر بھٹو صدر کے خاص نمائندے کی حیثیت سے اس وفد کے سربراہ ہوں گے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ وفد چینی حکام کے ساتھ موجودہ پاک بھارت کشیدہ صورتحال کے بارے میں بھی بات چیت کرے گا۔ وفد ایئر مارشل اے رحیم کمانڈر انچیف پاک فضائیہ۔ مسٹر سلطان محمد خان سیکرٹری وزارت خارجہ لفٹیننٹ جنرل گل حسن چیف آف جنرل سٹاف ریئر ایڈمرل ایل رشید چیف آف سٹاف پاک بحریہ دفتر خارجہ کے دو سیکرٹری مسٹر تبارک حسین اور مسٹر آفتاب احمد خان اور مسٹر احمد کمال ڈائریکٹر فارن آفس پر مشتمل ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ یہ وفد صدر پاکستان نے چینی حکومت کی دعوت پر پیکنگ بھیجا ہے تا کہ باہمی دلچسپی کے امور پر چینی رہنماؤں کے ساتھ صلاح مشورہ کیا جائے۔

پاکستانی وفد جب پیکنگ پہنچا تو اس کا شاندار استقبال کیا گیا پیکنگ کے ہوائی اڈہ پر چین کے قائم مقام وزیر خارجہ مسٹر چی پنگ فی نائب وزیر خارجہ مسٹر ہین نین لنگ ایشیائی امور کے ڈائریکٹر اور دوسرے اعلیٰ چینی حکام اور پاکستانی سفیر مسٹر کے ایم قیصر موجود تھے۔ وفد پیکنگ پہنچنے کے بعد وزیراعظم چو این لائی سے ملاقات کے لئے گیا جو دیر تک جاری رہی اس طویل ملاقات میں برصغیر کی اس صورتحال پر غور کیا گیا جو بھارت روس فوجی معاہدے سے پیدا ہو گئی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴